خودی کفر است اگر چه پارسائی صدهزاراں است
خدارا آشکارا در میاں بیخود ان دیدم
اگر هوئے خودی ماند هزاراں پرده ها باشد
فنا دیدم بقا با اللّٰه میان عارفاں دیدم
بهر گوش هماں شنود هر سخنے هماں گوید
زهے طرفه که او را پاك از گوش و زباں دیدم
زهے سر یکه او پنهاں و لیکن بانشاں دائم
هماں عجبے که هر وقت بصور بندگاں دیدم
زهے دیده هماں دیدم که بجز او هم نمی بیند
بحمد اللّٰه که ایں دیده بصاحب دیدگاں دیدم
بغیر عشق نبود فهم کردن سر آں حضرت
کمال عشق باید درمیاں خاصگاں دیدم
بیک پر وازمی بینم که "شهبازم" بگریم حق
بنور چشم باطن عینی خود را عینی آں دیدم

خودی

قلندرِ کبریا نے اس غزل میں ''انا پرستی'' اور 'میں' کی نفی کی ہے اور خودی کو انا پرستی کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے (نوٹ: علامہ اقبالؒ کی خودی انا اور میں پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس ذات مطلقہ کے دربار میں انا کی خود سپردگی کا نام خودی ہے) قلندرِ کبریا فرماتے ہیں کہ انا، میں یعنی خودی کفر ہے اگرچہ وہ اپنے دامن میں سو بار پارسائی بھی رکھتی ہو جس طرح ظاہری عبادتوں کے عاشق افراد اپنی پارسائی اور عبادت میں تکبر کرتے ہیں۔ عجز و انکساری نام کی کوئی شے ان کے وجود میں نہیں ہوتی. اور اپنی عبادتوں اور پارسایوں کے گھمنڈ پر دوسرے افراد کو کمتر سمجھتے ہیں ایسی انا پرستی اور خودی قلندر کبریا کی نظر میں کفر کے مترادف ہے،ہم بے خود ہیں کسی خودی کے دعویدار نہیں ہیں اور اس کے جلوئے کو آشکار کر رہے ہیں جہاں بوئے خودی ہے۔ جہاں میں ہے۔ جہاں انانیت پرستی ہے۔ جہاں ذات، کا تکبر ہے۔ وہاں ہزاروں پردے پڑے ہوئے ہیں. جو حقِ مطلقہ کی تجلّی کو آشکار

نہیں کر سکتے ہیں میں نے اپنے آپ کو فنا کر دیا بقا باللہ میں یعنی جب عارفین اپنے آپ کو بقا میں فنا کر دیتے ہیں اپنی میں کی نفی کر دیتے ہیں تو اس اللہ رب العزت کا دیدار کرتے ہیں سننے والے، دیکھنے والے، بولنے والے سب کا کہنا یہی ہے کہ تمام عجب یہی ہے کہ اس پاک کو کان اور زبان سے دیکھ رہے ہیں اور عجیب ہے یہ کہ جو کچھ پنہاں ہے اس کا نشان دائماً ہے اور یہ بھی عجیب ہے کہ ہر وقت اس کی صورت کو اس کے بندگان میں دیکھتا ہوں اور عجیب نظریں ہیں جن کو ہم دیکھ رہے ہیں

کیونکہ ان نظروں کے علاوہ ہم کچھ نہیں دیکھ سکتے اللہ کا شکر ہے کہ اے صاحب نظر جسے دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں آپ ان حضرت کو بغیر عشق کے نہیں سمجھ سکتے کیونکہ یہ فہمِ عشق کے بغیر سمجھ میں نہیں آتا...

کمالِ عشق کا دیدار خاص عاشقین کے پاس ہے انہی میں سے ایک پرواز کرنے والا شہباز ہے جو میں ہوں جس نے حق کو پکڑ لیا ہے نورِ چشم و نورِ باطن یعنی جو میرے اندر نور ہے معشوق کا اور دیدار کرنے والا بھی میں خود ہوں.